اُردو کی چوتھی کتاب (اِضافی)

چوتھی جماعت کے لیے

مدیران :-
صُوفی غلام مُصطفیٰ تبسم، سنت نگر، لاہور۔

بشیر حسینؑ ضیائی K-68 بلاک، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔

پروفیسر مرزا مقبول بیگ بدخشانی صدر شعبۂ فارسی، گورنمنٹ کالج، لاہور۔

شیخ اصغر علیؑ، سینیئر انسٹرکٹر گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹیچرز ٹریننگ کالج، لائلپور۔

یونس علیؑ خاں، ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول، غزنی خیل (بنوں)

نذیر احمد آثم، ٹیچر سنٹرل ماڈل ہائی سکول، لاہور۔

ویسٹ پاکستان ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور

فہرست مضامین

اِیمان داری

اَسلم کی دادی عِشا کی نماز پڑھ چُکیں تو بچّے اُن کے گِرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے، "دادی امّاں! کوئی کہانی سُناؤ۔"

دادی امّاں نے کہا، "بیٹا آرام سے بَیٹھ جاؤ، مَیں تُمھیں ایک بہُت اچھّی کہانی سُناتی ہوں۔" بچّے بیٹھ گئے۔ دادی امّاں نے کہانی شُرُوع کی۔

ہمارے پیارے رسُول حضرت مُحمّد صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم، تجارت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے پاس بہُت سے اُونٹ آ گئے۔ آپ نے اُنھیں مناسب قیمت پر بیچنا چاہا۔ اُونٹوں کا ایک سوداگر آپ کے پاس آیا اور تمام اُونٹوں کا سودا کر لیا۔ تاجر نے قیمت

ادا کر دی اور اُونٹ لے گیا۔

تاجِر کے چلے جانے کے بعد رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کو یاد آیا کہ اُن اُونٹوں میں ایک اُونٹ لنگڑا ہے لیکن میں نے اُس کی قیمت پُوری لے لی ہے۔

آپ اُسی وقت گھوڑے پر سوار ہُوئے اور تاجِر کی تلاش میں چل دِیے۔ تھوڑی دُور گئے تھے کہ تاجِر مل گیا۔ آپؐ نے فرمایا، "بھائی اُن اُونٹوں میں ایک اُونٹ لنگڑا ہے۔ سَودا کرتے ہُوئے مجُھے یاد نہ رہا تھا۔ اب وہ اُونٹ مجُھے دے دو اور قیمت واپس لے لو۔"

اس تاجر نے لنگڑا اُونٹ رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کو واپس کر دیا۔ اور آپؐ کی ایمان داری سے بہُت خُوش

ہُوا۔

"سُنی کہانی بچّو تم نے! اس سے بھلا ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟" دادی امّاں نے پُوچھا۔

ایک بچّہ بولا۔"اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے دادی امّاں! کہ ہمارے پیارے رسُول صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم بڑے ایمان دار تھے۔ اور ہم سب کو بھی اِیمان داری سے لین دین کرنا چاہیے۔ کسی قسم کا دھوکا نہیں کرنا چاہیئے۔ اس سے اللہ اور اُس کا رسُول دونوں خُوش ہوتے ہیں۔"

مشقیں

۱۔ حضورؐ کو جب معلُوم ہؤا کہ ایک لنگڑا اُونٹ بھی پُوری قیمت میں بیچ دیا ہے تو آپؐ نے کیا کیا؟

2 - حضورؐ نے لنگڑے اُونٹ کی قیمت سوداگر کو کیوں
واپس دے دی ؟

3 - حضورؐ کی اِس اِیمان داری کا سوداگر پر کیا
اثر ہوُا ؟

4 - اگر بڑے ہو کر آپ کو سوداگری کا پیشہ
اِختیار کرنا پڑے تو آپ کیا طریقہ اِختیار کریں گے ؟

5 - آپ اِیمان داری کو کیسا سمجھتے ہیں اور کیوں ؟

6 - اگر آپ کو ایمان داری کی کوئی کہانی یاد ہو
تو اپنے ساتھیوں کو سُنائیے -

عِلم بڑی نِعمت ہے

خُدا کی قُدرت دیکھیے کہ کسی کے ہاں ایک بچّہ پیدا ہُوا، جِس کی آنکھوں کے پپوٹے بند تھے۔ ماں باپ اپنے بیٹے کی بند آنکھوں کی وجہ سے سخت پریشان تھے۔ طرح طرح کی تدبیریں کیں لیکن بچّے کی آنکھیں نہ کُھل سکیں۔

بچّہ سات سال کا ہو گیا۔ یہ ہر طرح سے تندرُست تھا لیکن ابھی تک اُس کی آنکھیں جُوں کی تُوں بند تھیں۔ کچُھ دیکھ نہ سکتا تھا۔ آخر بچّے کے ماں باپ اُسے آنکھوں کے ایک ماہر ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔

ڈاکٹر نے آلہ لگا کر اس کے بند پپوٹوں کو دیکھا، تو خُوشی سے اُچھل پڑا اور کہا۔ "بچّے کی بینائی دُرست ہے۔ صِرف پپوٹے آپس میں

جُڑے ہوئے ہیں۔ اپریشن کرنے سے پپوٹے جُدا ہو جائیں گے اور بچّہ دیکھنے لگے گا۔" یہ سُن کر بچّے کے ماں باپ بہت خُوش ہوئے۔

ڈاکٹر نے بچّے سے کہا "بیٹے! تھوڑی سی تکلیف اُٹھا لو تو میں اپریشن کر کے تمُھاری آنکھیں کھول دُوں گا اور تم بھی ہماری طرح سُورج، چاند اور ستاروں کو دیکھو گے۔ رنگ برنگ پھُولوں ور قِسم قِسم کے کھیتوں کو دیکھ کر لُطف ٹھاؤ گے۔ ماں باپ اور بہن بھائی تمھیں نظر ئیں گے۔ ایک نئی دُنیا تمُھارے سامنے ہو گی"۔

بچّہ اپریشن کی تکلیف سے ڈرتا تھا اور روتا ا۔ وہ کہتا تھا "میں اپریشن نہیں کراؤں گا۔ جے آنکھوں کی ضرُورت نہیں۔ میں دُنیا کو نہیں بھنا چاہتا۔" لیکن اس کے ماں باپ سخت چین تھے۔ وہ جلد سے جلد اُس کا اپریشن

کرانا چاہتے تھے۔ بچّے کے چیخنے چلّانے کی اُنھوں نے پروا نہ کی اور اس کی آنکھوں کا اپریشن کرا دیا۔

خُدا کی قُدرت دیکھیے کہ بچّے کے پپوٹے کُھل گئے۔ وہ آس پاس کی چیزوں کو دیکھنے لگا۔ ماں باپ کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ اُنھوں نے ڈاکٹر کا بہُت شُکریہ ادا کیا اور بچّے کو گھر لے آئے۔ یاد رکھو سُست اور تعلیم سے جی چُرانے والے بچّے بند آنکھوں والے بچّے کی طرح ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ اُستاد عِلم کی روشنی سے اُن کی آنکھوں کو روشن کرے۔

عِلم حاصِل کرنے میں محنت اور کوشش کرنا مُشکِل تو نظر آتا ہے لیکن محنت اور کوشش ہی سے تم نیک بخت ہو گے اور

خوش حال رہو گے۔

مشقیں

1- بچّے کی آنکھوں میں کیا خرابی تھی؟
2- بچّے کے ماں باپ کس وجہ سے پریشان تھے؟
3- بچّے کی آنکھوں کا اپریشن کرانا کیوں ضروری تھا؟
4- بچّہ اپریشن کرانے سے کیوں گھبراتا تھا؟
5- ماں باپ بچّے کا اپریشن کرانا کیوں ضروری سمجھتے تھے؟
6- اپریشن کرانے کا کیا نتیجہ ہُوا؟
7 سُست اور تعلیم سے جی چُرانے والے بچّے کن بچّوں کی طرح ہوتے ہیں؟
8- اگر آپ نیک بخت بننا چاہتے ہیں تو آپ کو کیا کرنا چاہیے؟

دُنیا کی سب سے اُونچی عمارت

آئیے! آج آپ کو دُنیا کی سب سے اُونچی عمارت کی سیر کرائیں۔ اس کی تصویر دیکھیں تو یُوں معلُوم ہوتا ہے جیسے کوئی اُونچا سا مینار ہو۔ لیکن یہ مینار نہیں۔ یہ ایک بہُت لمبی چوڑی اور اُونچی عمارت ہے۔ یہ امریکہ کے سب سے بڑے شہر نیویارک میں واقع ہے۔

یہ عمارت ایک ہزار دو سو پچاس فُٹ اُونچی ہے۔ اس کی ایک سو دو منزلیں ہیں۔ اس عمارت میں سیکڑوں کمرے ہیں۔ ان کمروں میں چھ ہزار پانچ سو کھڑکیاں ہیں۔ یہ عمارت اتنی بڑی ہے کہ اس کی صفائی کے لیے دو سو آدمی ملازم ہیں۔ اس عمارت میں بڑی بڑی کمپنیوں کے دفتر ہیں جن میں سولہ ہزار آدمی

کام کرتے ہیں۔

عمارت کی سیڑھیوں کی تعداد ایک ہزار آٹھ سو ساٹھ ہے۔ اِتنی سیڑھیوں پر پیدل چڑھنا بہت مُشکل ہے۔ اس لیے اس عمارت میں لِفٹیں بجلی کی سیڑھیاں لگائی گئی ہیں۔ لوگ لِفٹ ہی کے ذریعے نیچے سے اُوپر اور اُوپر سے نیچے آتے جاتے ہیں۔ ان لِفٹوں کی تعداد چوہتّر ہے۔ جو ہمیں صِرف دو مِنٹ میں نیچے اُوپر لے جاتے ہیں۔

اس عمارت کو دیکھنے کے لیے لوگ دُور دُور سے آتے ہیں۔ کوئی شخص اَیسا نہ ہوگا جو امریکہ جائے اور یہ عمارت دیکھے بغیر واپس چلا آئے۔ خود امریکہ کے باشندے اس عمارت کو دیکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ ایک اندازے کے مُطابق ہر سال دس لاکھ مرد، عورتیں اور بچّے اس عمارت کی سَیر کرتے ہیں۔ اس عمارت کی آخری منزل

میں ایک بہت بڑا کمرہ ہے۔ اس کمرے کی ساری دیواریں شیشے کی بنی ہوئی ہیں۔ یہاں بہت سی دُوربینیں بھی لگی ہیں۔ اُوپر سے دیکھیں تو پُورا نیویارک دِکھائی دیتا ہے۔

رات کو بجلی کے قمقموں کی روشنی میں عجیب سماں نظر آتا ہے۔ لوگ اس عمارت پر چڑھ کر شہر کا نظّارہ کرتے ہیں۔ شہر کی اُونچی اُونچی عمارتیں، سڑکیں، موٹر کاریں، بازار، چلتے پھرتے لوگ نظر آتے ہیں۔

دِن کے وقت سُورج کی روشنی میں ہم بہت دُور تک دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں سے ہوائی جہاز، سمندری جہاز، چلتی پھرتی کشتیاں اور دُور دُور کی چیزیں بھی نظر آ جاتی ہیں۔ دُوربینوں سے دیکھیں تو دُور کی چیزیں اتنی قریب دِکھائی دیتی ہیں جیسے بالکل ہی پاس ہوں۔ یہ عمارت دیکھنے کی

چیز ہے۔ جو شخص بھی اسے دیکھتا ہے حیران ہوتا ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ یہ عمارت کیسے بنائی گئی ہو گی؟

مشقیں

1۔ شہروں میں اُونچی اُونچی عمارتیں کیوں بنائی جاتی ہیں؟

2۔ زیادہ اُونچی عمارتوں میں لوگ بجلی کی سیڑھیوں کے ذریعے اُوپر نیچے کیوں آتے جاتے ہیں؟

3۔ آپ نے جو سب سے اُونچی عمارت دیکھی ہے اس کا حال لکھیے۔

4۔ اگر آپ کو موقع ملے تو لاہور کی شاہی مسجد یا کسی اور مسجد کے مینار پر چڑھیں اور وہاں سے یہ دیکھیں کہ آپ کو شہر کی کون کون سی چیزیں نظر آتی ہیں۔ ٥

آہا نِکلا چانْد

آہا آہا نِکلا چانْد!
کیسا اچّھا پیارا چانْد!

رات آئی اور تارے چمکے
بیچ میں اُن کے چمکا چانْد
آہا آہا نِکلا چانْد!
کیسا اچّھا پیارا چانْد!

دِن کی طرح سے رات بھی چمکی
سُورج بَن کر آیا چانْد
آہا آہا نِکلا چانْد!
کیسا اچّھا پیارا چانْد!

اپنی رات اور اپنے تارے
اپنی چاندنی اپنا چاند
آہا آہا نکلا چاند!
کیسا اچھا پیارا چاند!

یہ شے میری، وہ شے تیری
چاند ہے لیکن سب کا چاند
آہا آہا نکلا چاند!
کیسا اچھا پیارا چاند!

صوفی تبسم

مشقیں

۱۔ ○ تکمیل کیجیے:

آہا آہا ________

کیسا اچھا ________

رات آئی اور تارے ________

بیچ میں اُن کے ________ ___

2- اس شعر کا مطلب بیان کیجیے۔

یہ شے میری، وہ شے تیری

چاند ہے لیکن سب کا چاند

3- رات کو چاند اور تارے چمکتے ہیں۔ دن کو کیا چیز چمکتی ہے؟

4- چاند کی روشنی کو چاندنی کہتے ہیں۔ سورج کی روشنی کو کیا کہتے ہیں؟

5- چاندنی ہمارے کس کام آتی ہے اور دھوپ ہمارے کیا کیا کام کرتی ہے؟

تُرکی

مُلک تُرکی پاکستان سے دُور تو ہے لیکن
وہاں ہمارے بھائی بند ہی رہتے بستے ہیں - یہ
بھی مُسلمان ہیں - اِس لیے ہمیں اُن سے اور اُن
کے وطن سے محبّت ہے -

تُرکی کے ایک طرف برّاعظم ایشیا ہے اور
دُوسری طرف برّاعظم یورپ - ایشیائی اور یورپی
قوموں میں کبھی جنگ چھڑتی ہے تو تُرکی کو
خواہ مخواہ جنگ کا مَیدان بننا پڑتا ہے - اس
کا اثر تُرک بچّوں اور نوجوانوں پر بھی پڑتا ہے -
یہی وجہ ہے کہ تُرک بڑے بہادُر ہیں اور خطروں
سے نہیں ڈرتے -

آج سے چھ سو سال پہلے آلِ عُثمان نے
تُرکی میں اپنی حکومت قائم کی تھی - اِس لیے

اسے عثمانی حکومت کہتے تھے۔ یہ حکومت دور دراز
تک پھیلی ہوئی تھی۔ 1914ء میں بڑی جنگ شروع
ہوئی تو ترکوں کو انگریزوں کے خلاف جنگ میں
حصّہ لینا پڑا۔ اِس جنگ میں ترکوں اور ان کے
ساتھیوں کو شکست ہوئی۔ شکست کی وجہ سے ترکوں
کو طرح طرح کی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان
کی سلطنت کے حصّے بخرے ہو گئے۔ اور حکومت
ان کی ایک خاص علاقے میں باقی رہ گئی۔

اس بڑی جنگ میں ترکی کو شکست تو ہوئی
لیکن ترکوں کی فوج میں ایک شخص نے بڑی
بہادری کے جوہر دِکھائے تھے۔ یہ مُصطفیٰ کمال پاشا
تھا۔ مُصطفیٰ کمال پاشا کو ترکی قوم بہت اچھّا سمجھنے
لگی تھی۔ آخر اِسی شخص نے مُلک میں بہت بڑا
انقلاب پیدا کیا اور عثمانی حکومت کو ختم کر کے
نئی جمہوری حکومت قائم کی۔

● مُصطفیٰ کمال نے جب حکومت سنبھالی تو
اُس وقت تُرک پُرانے طور طرِیقوں پر چلتے تھے
پُرانے طرِیقوں پر چل کر مُلک ترقّی نہ کر سکتا تھا
اِس لیئے مُصطفیٰ نے چاہا کہ قوم نئے طور طرِیقے
اختیار کرے۔ اس کی کوشش سے سکُولوں میں
نئے طرز کی تعلیم شرُوع ہُوئی۔ سائنس کی تعلیم کو
ضرُوری قرار دیا گیا۔ طلبہ کے دِلوں میں وطن کی
محبّت کا جذبہ پیدا ہُوا۔ لوگوں کے دِلوں میں ترقّی
کرنے کی اُمنگ اُبھر آئی۔ یُوں سمجھیے کہ اس
اِنقلاب کے بعد ترکی کی ایک نئی قوم سامنے
آئی جو نئے جوش سے آگے بڑھنا چاہتی تھی
اور نئے جذبے سے ترقّی کرنا چاہتی تھی۔ ترکوں
نے یورپ کی اچھّی باتیں تو لے لیں۔ لیکن
اپنے مذہب پر پھر بھی قائم رہے۔
● آیئے تُرکوں کے وطن کی سرزمین اور

ب و ہوا پر بھی ایک نظر ڈالیں۔ پاکستان کی
طرح ترکی کا بھی کچھ حصّہ پہاڑی ہے اور کچھ
میدانی۔ سمندر اُسے تین طرف سے گھیرے ہُوئے
ہے۔ یہاں گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے۔
ر بادلوں کا کہیں نشان تک نظر نہیں آتا۔
رے لوگ جو جولائی اور اگست کی مُوسلا دھار
ں کو دیکھنے کے عادی ہیں، یہاں آکر بارش
ترس جاتے ہیں۔ البتّہ سردیوں میں
ں بارش بہُت ہوتی ہے اور برف بھی بہُت
نی ہے۔
ترکی میں ہمارے مُلک کی طرح گندم بہُت
ا ہے۔ کچھ گندم دُوسرے مُلکوں کو بھی بھیجا
ہے۔ کپاس اور تمباکو یہاں بہُت اعلیٰ درجے
ہوتا ہے۔ انجیر ترکی کا خاص پھل ہے۔
ں انجیر اور کہیں نہیں ہوتی۔ زیتُون، انگور، اخروٹ،

بادام یہاں کی خاص پیداوار ہے۔

تعلیم یہاں عام ہے۔ سکول اور کالج جگہ جگہ کھلے ہوئے ہیں۔ یونیورسٹیاں بھی یہاں کی بہت بڑی ہیں۔

لوگ گورے چٹے اور چاق چوبند ہیں۔ محنت کرنے کے عادی ہیں۔ ترک بچوں کو علم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ محنت سے جی نہیں چراتے۔ جھوٹ نہیں بولتے۔ صاف ستھرے رہتے ہیں۔ اپنے وطن سے محبّت کرتے ہیں۔ ملک کی کسی چیز کو خراب نہیں کرتے۔ کوئی بات ایسی نہیں کرتے، جس سے ان کی قوم یا وطن پر حرف آئے۔ ایسے بچوں پر قوم کیوں نہ ناز کرے۔

مشقیں

۱۔ ہمیں ترکوں اور ترکی سے کیوں محبت ہے؟

2- تُرک بہادُر اور خطروں سے نہ ڈرنے والے کیوں ہیں ؟

3- تُرکی حکُومت کو عُثمانی حکُومت کِس لیے کہا جاتا تھا ؟

4- مُصطفیٰ کمال نے تُرکی میں کیا کیا نئے کام کیے ؟

5- تُرکی کے سمندروں ، پہاڑوں اور موسموں کی بابت آپ کیا جانتے ہیں ؟

6- تُرکی میں کَون کَون سی چیزیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں ؟

7- تُرکوں کی عادتیں کیسی ہیں ؟

8- تُرک بچّوں کی بابت آپ کیا جانتے ہیں ؟

ہوائی جہاز کا سفر

ہوائی جہاز اُڑتے کس نے نہیں دیکھا۔ جب یہ اُڑتا ہے تو دُور سے ہمیں پرندہ سا معلوم ہوتا ہے، لیکن قریب سے دیکھیں تو یہ اِتنا بڑا ہوتا ہے کہ موٹر کار یا بس اس کے سامنے کھلونا سی لگتی ہے۔

ہوائی جہاز میں سوار ہونے کے لیے ہمیں ایک اُونچی سیڑھی پر چڑھنا پڑتا ہے۔ جونہی ہم اس کے اندر داخل ہوتے ہیں تو ہم ایک صاف سُتھرے لمبے اور کھُلے کمرے کو دیکھ کر خُوش ہو جاتے ہیں۔ اس کے درمیان چلنے پھرنے کے لیے چھوٹا سا راستہ ہے۔ اِس راستے کے دونوں طرف تین تین، چار چار گدّے والی کُرسیوں کی، آگے پیچھے، کئی قطاریں لگی ہیں جن پر سو ڈیڑھ

سو مُسافر بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ کُرسیاں بڑی آرام دِہ ہوتی ہیں۔ ہر کُرسی کے بازُو میں ایک بٹن سا لگا ہوتا ہے۔ اس کو دبا دیں تو کُرسی پیچھے کی طرف اور کُھل جاتی ہے اور مُسافر کو زیادہ آرام مِلتا ہے۔

جب تمام مُسافر جہاز میں سوار ہو جاتے ہیں تو جہاز کی سیڑھی اُٹھا لی جاتی ہے۔ دروازہ بند کر دیا جاتا ہے اور جہاز چلانے والا جہاز چلاتا ہے۔ مُسافر اپنی اپنی کُرسی سے لٹکی ہُوئی پیٹیاں اپنی کمر کے گِرد باندھ لیتے ہیں تاکہ جہاز اُڑتے وقت جھٹکا نہ لگے۔ جہاز پہلے تو ہوائی اڈّے کی سڑک پر دوڑتا ہے۔ جب کافی تیز ہو جاتا ہے تو اُوپر اُٹھتا ہے اور آن کی آن میں ہوا سے باتیں کرنے لگتا ہے۔ اُوپر جا کر یہ جہاز اِس خُوبی سے اُڑتا

ہے کہ نہ جھٹکا لگتا ہے نہ خوف آتا ہے۔

آج کل جہاز کافی بلندی پر اُڑتے ہیں۔ عام ہوائی جہاز دس پندرہ ہزار فٹ کی بلندی پر چلے جاتے ہیں۔ تیز جہاز تیس چالیس ہزار فٹ کی اُونچائی پر اُڑتے ہیں۔ ہوائی جہاز میں سفر کرنے میں بڑا لطف آتا ہے۔ بند کھڑکی کے شیشے میں سے باہر دیکھیں تو ایک عجیب نظّارہ ہوتا ہے۔ پہاڑ، میدان، شہر، گاؤں، جھیلیں، نہریں، کھیت اور سڑکیں نظر آتی ہیں تو جی خُوش ہوتا ہے۔

ہوائی جہاز کا سفر بڑا آرام دِہ ہے۔ اس سفر میں نہ گرمی لگتی ہے نہ سردی۔ باہر موسم کیسا ہی کیوں نہ ہو جہاز کے کمرے میں گرمی اور سردی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کھانے پینے کے لیے طرح طرح کی چیزیں

اور قِسم قِسم کے پھل موجود ہیں۔ قہوہ، چائے، دُودھ، پھلوں کے رس، گوشت، انڈے، مچھلی، غرض کون سی چیز ہے جو آپ مانگیں اور نہ ملے۔

ہوائی جہاز میں بیٹھے ہُوئے مُسافِر رسالے پڑھتے ہیں۔ باتیں کرتے ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں۔ چلتے پھرتے ہیں۔ اس میں نہ تو بس کی طرح ہچکولے لگتے ہیں، نہ ریل گاڑی کی طرح بھیڑ ہوتی ہے۔ البتّہ ہوائی جہاز سے اُترتے وقت کبھی ایک آدھ ہچکولا سا لگ جاتا ہے۔

ہوائی جہاز کی رفتار ریل، بس یا موٹر کار کے مُقابلے میں بہت تیز ہوتی ہے۔ عام ہوائی جہاز کوئی تین سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑتے ہیں۔ لیکن تیز رفتار طیّارے چھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑتے ہیں۔ رفتار کا

اندازہ اس سے لگائیے کہ ہم لاہور سے کراچی کوئی دو گھنٹے میں پُہنچ جاتے ہیں۔ ہوائی جہاز کی وجہ سے اب دُنیا کے دُوسرے مُلکوں میں آنا جانا بہُت آسان ہو گیا ہے۔

ہوائی جہاز کے سفر کو خطرناک کہنا دُرُست نہیں۔ آج کل جِتنے حادثے بسوں اور کاروں کے ہوتے ہیں، ہوائی جہاز کے اِتنے نہیں ہوتے۔ پھر آرام اور سہُولت کو دیکھیے تو کوئی سفر بھی ہوائی جہاز کے سفر کا مُقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ ہوائی جہاز کا سفر بَس اور ریل کے سفر کے مُقابلے میں مہنگا ہے۔

مشقیں۔

۱۔ اگر آپ کو ہوائی جہاز کے سفر کا شوق ہے تو

آپ کس شہر سے سفر شروع کریں گے اور
کہاں جائیں گے؟

2۔ ہوائی جہاز کا سفر بس اور ریل گاڑی کے سفر
سے کس طرح مختلف ہے؟

3۔ اگر آپ زمین پر اُترا ہوا ہوائی جہاز دیکھنا چاہیں
تو آپ اسے کہاں دیکھ سکتے ہیں؟

4۔ ہوائی جہاز کی تصویر دیکھ کر بتائیں کہ اس کے
کتنے پہیے ہیں اور کتنے پَر؟

5۔ اگر ہم ہوائی جہاز میں بیٹھے ہوں تو باہر کی
سردی گرمی کا ہم پر کیا اثر پڑے گا؟

6۔ ہوائی جہاز کا سفر موٹر اور ریل گاڑی کے
سفر سے کس طرح اچھا ہے اور کس طرح اچھا
نہیں ہے؟

اپنی مدد آپ

کِسی جنگل میں ایک خَرگوش رہتا تھا۔ اُسی جنگل میں مویشی بھی چَرتے تھے۔ دوپہر کے وقت مویشی آرام کرنے کے لیے درختوں کے سائے میں آ بیٹھتے۔ خرگوش بھی ان کے پاس آ جاتا۔ سب آپس میں مِل کر باتیں کرتے۔ اس طرح ایک گائے، ایک بھیڑ اور ایک گھوڑے سے خَرگوش کی دوستی ہو گئی۔ وہ ہر روز خَرگوش سے کہتے "کبھی کوئی تکلیف ہو تو ہمیں بتانا، ہم تُمھاری مدد کریں گے۔"

ایک دن کوئی شکاری وہاں آ نِکلا۔ اس کے ساتھ شکاری کُتّے بھی تھے۔ کُتّوں نے خَرگوش کی بُو سُونگھ لی اور اُس کے پیچھے بھاگے۔ خَرگوش گھوڑے کے پاس گیا

اور کہا۔"میری مدد کرو۔ مجھے اپنی پیٹھ پر بٹھا کر کہیں دُور لے جاؤ۔"

گھوڑے نے جواب دیا"میرا مالک اس وقت مجھ پر سوار ہو کر سیر کے لیے جاتا ہے۔ میں تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

پھر خرگوش گائے کے پاس پہنچا اور کہا،"مجھے شکاری کتّوں سے بچاؤ۔ گائے نے کہا،"اِس وقت میرا مالک میرا دُودھ دوہتا ہے۔ میں گھر جا رہی ہوں۔ تم بھیڑ کے پاس جاؤ۔"

خرگوش بھیڑ کے پاس آیا۔ وہ کہنے لگی۔ "کتّے بڑے ظالم ہوتے ہیں۔ بھیڑوں کو بھی پھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ میں تمھاری مدد نہیں کر سکتی۔"

اِتنے میں کتّے قریب آ چکے تھے۔ خرگوش

نے سوچا، کیوں نہ خُود ہی دَوڑ کر اپنی جان بچاؤں۔ وہ بھاگا اور شکاری کُتّوں سے بہت دُور نکل گیا۔ کُتّے کچھ دیر اِدھر اُدھر ڈُھونڈھتے پھرے۔ لیکن خَرگوش اُن کے ہاتھ نہ آیا۔

مشقیں

1۔ کَون کون سے جانور آپس میں دوست بن گئے تھے؟
2۔ یہ جانور خَرگوش سے کیا کہا کرتے تھے؟
3۔ خَرگوش سب سے پہلے کس کے پاس گیا اور کیا باتیں کیں؟
4۔ گھوڑے نے خَرگوش کو کیا جواب دیا؟
5۔ گائے سے خَرگوش نے کیا باتیں کیں اور خَرگوش کی کیا مدد کی؟

6- خرگوش اور بھیڑ کی کیا باتیں ہوئیں اور بھیڑ نے خرگوش کی کیا مدد کی ؟

7- آخر میں خرگوش نے اپنے آپ کو شکاری کتّوں سے بچانے کے لیے کیا کیا ؟

8- " اپنی مدد آپ " کا آپ نے کیا مطلب سمجھا ہے ؟

9- اگر آپ پر کوئی مصیبت آ پڑے تو ایسے وقت میں آپ کیا کریں گے ؟

10- آپ کے خیال میں خرگوش کے دوست کیسے تھے ؟

11- آپ کیسے لڑکوں کو اپنا دوست بنانا پسند کریں گے ؟

سچّا لڑکا

بہت سال گزرے ہیں اِس بات کو
سبھی سچ بتاتے ہیں اِس بات کو
کہ لڑکا تھا اِک شہر گیلان میں
یہ گیلان ہے مُلکِ ایران میں
وہ لڑکا بہت نیک اَطوار تھا
بہت محنتی اور ہُشیار تھا
وہ کھیلوں سے رہتا تھا اکثر پرے
اُسے شوق تھا عِلم حاصِل کرے
کِسی اور مشہور سے شہر میں
بہت دُور بغداد کے شہر میں
مگر عُمر چھوٹی تھی اُس کی ابھی
سفر پر نہ تنہا گیا تھا کبھی

نہ آسان تھا پھر سفر اُن دِنوں
لُٹیروں کا رہتا تھا ڈر اُن دِنوں
نہ بچتا تھا اُن سے کوئی قافلہ
کہ وہ روک لیتے تھے ہر راستہ

یہ سب کچھ تھا لیکن وُہ لڑکا کہ تھا
کئی سَو برس پہلے گیلان کا
اِرادے کا پکّا تھا وہ نَونِہال
اگرچہ تھی عُمر اُس کی بارہ ہی سال
بہُت ہی کیا اُس نے اِصرار جب
کیا اُس کی امّی نے اِقرار تَب
کہ بغداد کو جائے گا وہ ضرُور
اگرچہ ہے یہ شہر کوسوں ہی دُور
جو اب قافلہ اِس طرف آئے گا
وہ ہمراہ اُس کے چلا جائے گا

کیا ماں نے جس وقت رُخصت اُسے
بہُت پیار سے کی نصیحت اُسے
مِری جان! ہر آن سچ بولنا
چلی جائے گو جان، سچ بولنا
کہ سچ سے کوئی بات بڑھ کر نہیں
کہ سچ کو جہاں میں کوئی ڈر نہیں
ابھی دُور پہنچا نہ تھا قافلہ
لُٹیروں کے پنجے میں وُہ پھنس گیا
جو تھا ساتھ سامان لُوٹا گیا
ہر اِنسان، حیوان لُوٹا گیا
یہ لڑکا بھی آیا جو پکڑا ہُوا
لُٹیروں سے خُود ہی وُہ کہنے لگا
مِرے پاس چالیس دِینار ہیں
مِرے پاس چالیس دِینار ہیں

گھڑی دو گھڑی بعد تھک ہار کے
لُٹیرے گئے پاس سردار کے
رکھا سامنے مال لُوٹا ہُوا
کہا تھا جو لڑکے نے، وہ بھی کہا
خبر سُن کے چالیس دِینار کی
ٹپکنے لگی رال سردار کی
تلاشی وُہ لڑکے کی لینے لگا
بہُت گھُرکیاں اُس کو دینے لگا
جو دِینار تھے اُس سے حاصِل کیے
گِنے جب تو وہ پُورے چالیس تھے
وہ لڑکے کی جُرأت پہ حَیراں ہُوا
بہُت اِس صَداقت پہ حَیراں ہُوا
کہا اُس نے جب یُوں کمر کھول کے
بتا کیا مِلا تجھ کو سچ بول کے

تو لڑکے نے یُوں سادگی سے کہا
مری ماں کا مُجھ کو یہی حُکم تھا
یہ سُن کر وہ سَردار چُپ ہو گیا
خیالوں کی دُنیا میں بس کھو گیا
نہ ٹالا ہے لڑکے نے ماں کا کہا
مگر میں خُدا کو ہُوں بھُولا ہُوا
خَبر ہی نہیں اُس کے اَحکام کی
نہیں فِکر کچھُ اَپنے اَنجام کی
وُہ رویا بہُت اور ہُوا شرمسار
اُسی دِن سے پھر چھوڑ دی لُوٹ مار
بہُت سال گزُرے ہیں اِس بات کو
سبھی سَچ بتاتے ہیں اِس بات کو

قیُوم نظر

مشقیں

۱۔ اِن الفاظ کو اپنے فقروں میں اِستعمال کیجیے :۔
نیچ ۔ گیلان ۔ نیک اَطوار ۔ بغداد ۔ تنہا ۔ سفر ۔ لُٹیروں ۔
قافلہ ۔ نَونہال ۔ ہمراہ ۔ صداقَت ۔ اَحکام ۔

2۔ ان کے معانی بتائیے :۔
اِرادے کا پکّا ہونا ۔ اِصرار کرنا ۔ نصیحت کرنا ۔ ڈر ہونا ۔ رال ٹپکنا ۔ پنجے میں پھنسنا ۔ خیالوں میں کھو جانا ۔ شرمسار ہونا ۔

3۔ سچّے لڑکے نے ڈاکوؤں سے خُود ہی کیا بات کہی ؟

4۔ ڈاکوؤں کے سَردار پر سچّے لڑکے کی بات کا کیا اثر ہُوا ؟

5۔ اِس نظم سے آپ نے کیا سبق سیکھا ؟

—

خدمت

دُنیا میں ہر روز ہزاروں آدمی پیدا ہوتے اور مرتے ہیں۔ ہمیں اُن کا پتا بھی نہیں چلتا۔ لیکن جو لوگ دُوسروں کی خدمت کرتے ہیں یا اُن کے لیے کچھ قُربانی کرتے ہیں اُن کا نام ہمیشہ زِندہ رہتا ہے۔

لوئی پاسچر بھی ایسا ہی ایک اِنسان تھا۔ اُس نے دُوسروں کی جان بچانے کے لیے اپنی جان کو خطرے میں ڈالا، اور باؤلے کُتّے کے کاٹے کا عِلاج معلُوم کیا۔

لوئی پاسچر فرانس کے ایک گاؤں میں پیدا ہُوا تھا۔ اُس کا باپ چمڑا رنگنے کا کام کیا کرتا تھا۔ لیکن لوئی کو بچپن ہی سے پڑھنے لِکھنے کا شوق تھا۔ وہ بڑا ہو کر ایک قابِل ڈاکٹر

بنا۔

لوئی کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ بیماروں کو تکلیف سے بچائے۔ اُس نے سب سے پہلے یہ بتایا کہ ہوا میں ہر وقت ایسے ننھّے ننھّے کیڑے موجُود رہتے ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتے۔ اُنھیں جراثیم کہتے ہیں۔ اُن سے بہت سی بیماریاں پھیلتی ہیں۔

باؤلے کُتّے کے کاٹنے سے جو بیماری پیدا ہوتی ہے، اُس کا سَبب بھی جراثیم ہی ہیں۔ اُن دنوں اس بیماری کا کوئی عِلاج نہیں تھا۔ جب کِسی کو باؤلا کُتّا کاٹ لیتا تو وہ بھی پاگل ہو جاتا تھا اور دُوسروں کو کاٹنے کو دَوڑتا تھا۔ کچھ دِنوں بعد وہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا تھا۔

لوئی پاسچر کو ایسے مریضوں پر بڑا رحم

آتا تھا۔ اس نے پکّا ارادہ کیا کہ وہ اس بیماری کا عِلاج معلُوم کرے گا۔ اُس کا خیال تھا کہ باؤلے کُتّے کی رال میں نہایت خطرناک جراثیم ہوتے ہیں لیکن وہ اس بات کا یقین کرنا چاہتا تھا۔

اُس نے تجربے کے لیے خود بہُت سے باؤلے کُتّے پالے۔ اس کی جان ہر وقت خطرے میں رہتی تھی کیونکہ اگر کوئی کُتّا اُسے کاٹ لیتا، تو وہ بچ نہیں سکتا تھا۔

وہ تجربے کرتا رہا۔ آخر اُس نے باؤلے کُتّے کے کاٹے کا عِلاج معلُوم کر کے دَم لیا۔ یہ عِلاج ٹیکے کے ذریعے ہوتا ہے۔ آج جس کو باؤلا کُتّا کاٹتا ہے وہ ٹیکہ لگوانے ہسپتال جاتا ہے۔ یہ ٹیکا لوئی پاسچر ہی نے دریافت کیا تھا۔ اِس خِدمَت کی وجہ سے پاسچر کا نام آج

تک زندہ ہے۔

مشقیں

1- کیسے لوگوں کا نام دُنیا میں ہمیشہ باقی رہتا ہے

2- لوئی پاسچر نے کس طرح سے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالا؟

3- لوئی پاسچر نے دُوسروں کی بھلائی کے لیے کیا کام کیا؟

4- جس آدمی کو باؤلا کُتّا کاٹ لے اس کی کیا حالت ہوتی ہے؟

5- لوئی پاسچر کی زندگی کے حالات اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

6- آپ بڑے ہو کر دُوسروں کی بھلائی کے لیے کیا کیا کام کریں گے؟

دانائی کی باتیں

ایک بُزرگ آدمی اپنے گھر میں بیٹھا بڑے آرام سے کتاب پڑھ رہا تھا۔ اِتنے میں کِسی نے اُس کے مکان کا دَروازہ کھٹکھٹایا۔ بُزرگ آدمی نے اُٹھ کر دَروازہ کھولا۔ دیکھا کہ اُس کے ہمسائے کی ایک ننّھی بچّی ہے۔ پُوچھا، "کیا چاہتی ہو؟" لڑکی نے کہا، "مُجھے تھوڑی سی آگ چاہیے۔"

بُزرگ نے چُولھے کی طرف اِشارہ کر کے کہا، "وہ چُولھے میں آگ موجُود ہے، لے لو۔ ہاں! مگر یہ تو بتاؤ، آگ کیسے لے جاؤ گی۔ تُمھارے پاس کوئی چیز تو ہے نہیں۔ خالی ہاتھ کیوں آئی ہو؟" لڑکی نے کُچھ جواب نہ دیا۔ چُپکے سے چُولھے کی طرف بڑھی۔ چُولھے کے

آگے ٹھنڈی راکھ کا چھوٹا سا ڈھیر تھا۔ وہاں سے راکھ اُٹھائی۔ اُس کی ایک تہ اپنے بائیں ہاتھ پر جمائی۔ دائیں ہاتھ سے دَشت پناہ اُٹھایا اور دو تین دہکتے ہُوئے کوئلے اس راکھ پر رکھ دِیے۔ پھر مُسکراتے ہُوئے بزُرگ آدمی کی طرف دیکھا اور کہا، "بابا دیکھا! اِس طرح سے آگ لے جا رہی ہُوں۔ آپ کا بہُت بہُت شُکریہ۔"

بزُرگ آدمی بچّی کی یہ دانائی دیکھ کر حَیران رہ گیا۔

(2)

لُقمان ایک بڑا دانا اور ہوشیار آدمی تھا۔ ایک دِن وہ شہر کے باہر سڑک پر جا رہا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ ایک آدمی درخت کے سائے میں کھڑا ہے۔ اُس آدمی نے لُقمان کو

آواز دی اور کہا "کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ میں شہر کس وقت تک پہنچ جاؤں گا؟" لقمان نے اُس کی طرف دیکھا اور کہا، "میاں! چلتے جاؤ۔"

وہ آدمی سمجھا کہ شاید یہ بہرا ہے۔ دوبارہ زور سے آواز دی اور کہا، "بابا! آپ سے پوچھا تھا کہ میں شہر کس وقت پہنچوں گا۔" لقمان نے پھر اس کی طرف دیکھا اور کہا، "چلتے جاؤ۔" اُس آدمی نے خیال کیا کہ شاید یہ کوئی پاگل ہے۔ میری بات کا جواب ہی نہیں دیتا اور پھر چُپکے سے شہر کی طرف چل پڑا۔ ابھی دو چار قدم ہی گیا ہوگا کہ لُقمان نے پیچھے سے آواز دی، "میاں دو گھنٹوں میں شہر پہنچ جاؤ گے"۔ وہ شخص بڑا حیران ہُوا۔ دل میں کہنے لگا، عجب آدمی

ہے۔ جب میں نے اِس سے پُوچھا تھا تو یہ چُپ رہا۔ اب خُود ہی بول رہا ہے۔ واپس آیا اور آ کر کہنے لگا، "بابا! جب میں نے پُوچھا تھا، آپ نے اس وقت کیوں نہیں بتایا؟"

لُقمان نے کہا، "میاں اُس وقت مجھے یہ معلُوم نہیں تھا کہ تم کیسے چلتے ہو۔ اَب تُمھارے چلنے سے پتا چلا اس لیے میں نے بتا دیا۔"

مشقیں

1- بزُرگ آدمی اپنے گھر میں بیٹھا کیا کام کر رہا تھا؟

2- بزُرگ آدمی نے کیوں دروازہ کھولا؟

3- بزُرگ آدمی اور لڑکی کے درمیان کیا باتیں ہوئیں؟

4- لڑکی نے کس ترکیب سے ہاتھ پر آگ کو رکھا؟

5- لڑکی نے جاتے ہوئے بزرگ آدمی سے کیا بات کہی؟

6- چلنے والے آدمی نے پہلی اور دوسری دفعہ دانا آدمی سے کیا پوچھا تھا؟

7- دانا آدمی نے دونوں دفعہ چلنے والے آدمی کو کیا جواب دیا؟

8- چلنے والا آدمی جب کچھ دور چلا گیا تو دانا آدمی نے اسے پکار کر کیا کہا؟

9- دانا آدمی نے پہلے ہی وہ بات چلنے والے کو کیوں نہ کہی جو بعد میں کہی تھی؟

10- اگر آپ دانا آدمی کی جگہ ہوتے تو چلنے والے کو کیا جواب دیتے؟

اَپنا راج

لاکھ مُصیبت اِک سُلجھاؤ   لاکھ بِگاڑ اور ایک بناؤ
لاکھ دُکھوں کا ایک عِلاج
اپنے دیس میں اپنا راج

خود ہی بِگڑنا خود ہی سَنورنا   اپنے بَل پر آپ اُبھرنا
اَپنے ہاتھ میں اپنی لاج
اَپنے دیس میں اپنا راج

اَپنی عدالت، اَپنی گواہی   اپنی حکومت، اَپنی شاہی
اپنا تخت اور اپنا تاج
اپنے دیس میں اپنا راج

صُوفی تبسم

مشقیں

1- ان کو اپنے فقروں میں اِستعمال کیجیے :-
مُصیبت ۔ سُلجھاؤ ۔ بِگاڑ ۔ دُکھوں ۔ عِلاج ۔ دیس ۔ راج ۔
بِگڑنا ۔ سَنْوَرنا ۔ لاج ۔

2- اِن شِعروں کا مَطلب بتایئے :-

اَپنی عدالت اَپنی گواہی
اَپنی حکُومت اَپنی شاہی
اپنا تخت اور اپنا تاج
اپنے دیس میں اپنا راج

3- اس نظم کو زبانی یاد کیجیے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مِل کر گائیے ۔

4- بھلا بتایئے تو سہی اپنے دیس اور اپنا راج سے آپ کیا سمجھتے ہیں ؟

ابھی وہ گٹھڑیاں باندھ ہی رہا تھا کہ اندھیرے میں ایک اجنبی اندر آیا۔ اُس نے لمبا سا چغہ پہن رکھا تھا اور ہاتھ میں شمع دان تھا۔ ابن ساباط پہلے کچھ ٹھٹکا پھر اس سے مخاطب ہو کر بولا ''تم کون ہو؟'' اجنبی نے کہا، ''گھبراؤ نہیں میں تمہارا بھائی ہوں۔ مجھے افسوس ہے تمہیں اندھیرے میں ٹھوکریں کھانی پڑیں۔ میں تمہارے لیے یہ شمع دان لایا ہوں۔ آرام سے اپنا کام کرو۔ تم تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہو۔ میں تمہارے لیے دودھ کا ایک پیالہ لایا ہوں۔'' ابن ساباط پہلے کچھ ہچکچایا پھر پیالہ لے کر غٹا غٹ پی گیا اور بولا ''معلوم ہوتا ہے تم بھی میری طرح چور ہو۔ اپنی قسمت آزمانے یہاں آئے ہو۔''

اجنبی نے کہا، ''جو تمہارا جی چاہے، سمجھ لو۔ مگر اب جلدی کرنی چاہیے۔ ایسا نہ ہو صبح ہو جائے اور لوگ ہمیں پکڑ لیں۔'' ابن ساباط نے کہا، ''دیکھو یہ دو گٹھڑیاں ہیں۔ ایک بڑی، ایک چھوٹی۔ اصل میں یہ سارا مال میرا ہے۔ کیونکہ پہلے میں یہاں

آیا ہوں - لیکن تم دلبر آدمی معلوم ہوتے ہو اس لیے چھوٹی گٹھڑی تمہیں دیتا ہوں وہ تم اٹھا لو اور بڑی میں اٹھا لوں گا،، اجنبی نے کہا کہ یہ تم ایک ہاتھ سے کیونکر اٹھا سکو گے ؟ تم ہلکی گٹھڑی اٹھا لو - میں تمھاری خاطر بھاری بوجھ اٹھا لوں گا - انھوں نے گٹھڑیاں اٹھائیں اور روانہ ہو گئے -

اجنبی بوڑھا آدمی تھا - اس کے قدم آہستہ اٹھتے تھے - ابن ساباط گھبرا رہا تھا - دل میں سوچا رات ختم ہونے والی ہے - کہیں ایسا نہ ہو صبح ہو جائے اور یہ آدمی مجھے پکڑوا دے - اس نے بوڑھے آدمی کو گالیاں دیں - اور کہا ، ''بدمعاش کہیں کا ! چلتا نہیں، اپنے ساتھ مجھے بھی مروا ڈالے گا -،، اجنبی خاموشی سے چلتا گیا -

ایک جگہ پہنچ کر ابن ساباط نے کہا، ''میرا ڈیرا آ گیا - اب تم اپنی گٹھڑی اٹھا کر اپنی راہ لو ، اجنبی بولا، ''مجھے یہ گٹھڑی نہیں چاہیے - یہ بھی تمہارا حق ہے- البتہ تمہیں ایک غلط فہمی ہوئی ہے-

میں وہ دور کرنا چاھتا ھوں ۔ جس مکان سے تم نے
یہ مال اٹھایا تھا، وہ میرا ہے ۔ میں نے تمھاری خاطر
یہ سب کچھ کیا تا کہ تمہیں تکلیف نہ ھو ۔ کیونکہ
تم میرے مہمان تھے ۔ اب جانے سے پہلے ایک
بات کہنی چاھتا ھوں ۔ جب تمہیں کسی چیز کی
ضرورت ھو تو بے تکلف میرے مکان پر آ جانا ۔ وہ گھر
تمہارا ھی ہے۔''

اجنبی یہ کہہ کر چلا گیا ۔ لیکن ابن ساباط
سوچنے لگا ۔ آف ! یہ کیا معاملہ ہے ۔ یہ اس گھر
کا مالک ہے ۔ کیا دنیا میں ایسے نیک لوگ بھی
ھوتے ھیں ؟ میں نے اس کا مال سمیٹا ۔ اسے گالیاں
دیں ۔ مارا، پیٹا ۔ مگر اس نے آف تک نہ کی ۔ میں
کتنا ذلیل انسان ھوں ۔ لوگوں کو ناحق ستاتا
ھوں ۔ یہ کتنا نیک شخص ہے ۔ ستانے والے کو
بھی کچھ نہیں کہتا ۔ مجھ سے غلطی ھوئی۔ میں
ضرور اس سے جا کے ملوں گا ۔

یہ کہہ کر ابن ساباط بغداد کو روانہ ھوا اور
اسی مکان پر پہنچ کر لوگوں سے پوچھا ، ''یہاں کپڑے

کا کون سا سوداگر رہتا ہے ؟،، لوگوں نے کہا۔ ''یہاں سوداگر نہیں رہتا ۔ تمہیں معلوم نہیں یہاں تو ہمارے بڑے بزرگ حضرت جنید بغدادی رہتے ہیں ؟،، ابن ساباط نے حضرت جنید کا نام سنا تھا ۔ وہ جانتا تھا کہ وہ بہت بڑے ولی اللہ ہیں ۔ یہ بات سنتے ہی اس کی گردن شرم سے جھک گئی ۔ وہ اندر گیا ۔ دیکھا کہ وہ اجنبی سوداگر نہیں حضرت جنید بغدادی ہی ہیں ۔

ابن ساباط زار زار رونے لگا ۔ اور کہا ۔ ''حضور! مجھ سے غلطی ہوئی ۔ مجھے معاف کیجیے،،۔ حضرت جنید نے اسے پہچانا اور گلے سے لگا لیا ۔ دلاسا دیا ۔ اور کہا ''کوئی بات نہیں ۔ انسان سے غلطی ہو ہی جاتی ہے،، ۔

اس کے بعد سے ابن ساباط کی حالت بالکل بدل گئی۔ وہ نیک آدمی بن گیا ۔ دن رات نیکی اور عبادت میں گزارتا ۔ یہاں تک کہ حضرت جنید کا بہت بڑا مرید مشہور ہوا ۔ اب جہاں کہیں حضرت جنید بغدادی کا نام آتا ہے۔ لوگ ابن ساباط کا نام بھی لیتے ہیں ۔

دیکھ لو ! جس ڈاکو کو سخت سزائیں ٹھیک نہ کر سکیں اسے ایک فقیر کے نیک کام نے سنوار دیا

مشقیں

1 ۔ ابن ساباط کون تھا ؟

2 ۔ لوگ ابن ساباط سے کیوں ڈرتے تھے ؟

3 ۔ لوگ ابن ساباط کو 'ہتھ کٹا شیطان' کیوں کہتے تھے ؟

4 ۔ جیل سے بھاگ کر ابن ساباط نے کیا کیا ؟

5 ۔ اجنبی کون تھا ؟

6 ۔ اجنبی نے ابن ساباط کے ساتھ کیا سلوک کیا ؟

7 ۔ ابن ساباط نے اجنبی کے ساتھ کیا سلوک کیا ؟

8 ۔ اجنبی نے ابن ساباط سے رخصت ہوتے وقت کیا الفاظ کہے ؟

9 ۔ ابن ساباط پر اجنبی کے سلوک کا کیا اثر ہوا ؟

10 ۔ ہمیں بروں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے کہ وہ نیک بن جائیں ؟

سکے کا رواج

آج کل روپے پیسے کی وجہ سے ہمیں کتنی آسانیاں ہو گئی ہیں ۔ کوئی چیز خریدنی ہو ، تو ہم اس کی قیمت ادا کر کے خرید لیتے ہیں ۔ کوئی چیز فروخت کرنی ہو ، تو اس کی قیمت وصول کر کے ، اسے دوسرے کے حوالے کر دیتے ہیں ۔ نہ کسی چیز کے خریدنے میں ہمیں دقت ہوتی ہے ، نہ بیچنے میں ۔

شروع شروع میں جب روپے پیسے نہیں ہوتے تھے ، تو لوگ اپنی چیزیں دوسروں کی چیزوں سے تبدیل کر لیا کرتے تھے ۔ کاشتکار کو جوتے کی ضرورت ہوتی ، تو وہ گیہوں دے کر موچی سے جوتا بنوا لیتا ۔ موچی خوشی خوشی گیہوں قبول کر لیتا ۔ کیونکہ اسے بھی اپنا اور بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے گیہوں کی ضرورت ہوتی تھی ۔ اس طرح کاشتکار اناج دے کر لوہار ، ترکھان اور جولاہے سے اپنی ضرورتیں پوری کر لیتے تھے ۔ جب کسی ترکھان کو کپڑے کی ضرورت ہوتی ، تو وہ جولاہے

کپڑا لے لیتا اور اس کے عوض کھڑکی یا دروازہ لگا دیتا ۔ اس بات کا کوئی خیال نہ کرتا کہ میری چیز پر زیادہ محنت ہوتی ہے اور دوسرے کی چیز تھوڑی محنت سے تیار ہوتی ہے ۔

کچھ وقت اسی طرح گزر گیا ۔ ہوتے ہوتے وہ وقت بھی آیا کہ اگر موچی کو زیادہ اناج کی ضرورت ہوتی تو وہ تھوڑے اناج کے عوض جوتا بنا کر نہ دیتا ۔ آپس کے لین دین میں اسی طرح کی اور بھی مشکلیں پیش آنے لگیں ۔

کہتے ہیں ایک دفعہ ایک زمیندار کو کپڑے کی ضرورت تھی ۔ اس نے کچھ گیہوں باندھ کر سر پر رکھے اور جولاہے کے گھر پہنچا ۔ جولاہے نے کہا ۔ کپڑا دینے سے تو مجھے عذر نہیں لیکن مجھے اس وقت گیہوں کی ضرورت نہیں گیہوں میرے پاس کافی جمع ہو گیا ہے ۔

زمیندار یہ سن کر بہت حیران ہوا ۔ سوچنے لگا اب کیا کیا جائے ۔ جولاہے نے کہا، ''مجھے جوتے کی ضرورت ہے ۔ آپ گاؤں کے موچی کے پاس جائیے ، وہ اگر گیہوں

لے کر مجھے جوتا بنا دے ، تو میں آپ کو کپڑا دے دوں گا"۔

زمیندار بوجھ اٹھا کر موچی کے گھر گیا ۔ موچی نے کہا، "میرے پاس بہت سا اناج جمع ہو گیا ہے، میں اور لے کر کیا کروں گا ۔ اس اناج کو آپ ترکھان کے پاس لے جائیے ۔ اگر ترکھان آپ سے اناج لے اور میرے مکان کا دروازہ بنا دے ، تو میں آپ کو جوتا بنا دوں گا"۔

غرض زمیندار پھر بوجھ اٹھا کر ترکھان کے گھر پہنچا اور سارا حال کہہ سنایا ۔ ترکھان نے کہا، "میاں صاحب ! غلے کی تو مجھے بھی ضرورت نہیں ۔ مجھے لوہے کے ہتھیاروں کی ضرورت ہے ۔ اگر لوہار آپ کا غلہ لے کر ہتھیار بنا دے، تو میں موچی کی دکان کا دروازہ بنا دوں گا ۔"

وہاں سے زمیندار چل کر لوہار کے گھر آیا ۔ لوہار کو غلے کی ضرورت تھی ۔ اس نے غلہ لے لیا اور ترکھان کے لیے ہتیار بنا دیے ۔ ترکھان نے موچی کے مکان کا دروازہ بنایا ۔ موچی نے جوتا سیا

اور یہ ہوتا ہے کہ جولاہے نے زمیندار کو کپڑا دے دیا اور اس طرح خدا خدا کر کے زمیندار کی مشکل حل ہوئی۔

رفتہ رفتہ لین دین میں اور بھی مشکلات پیش آئیں تو ضرورت پڑی کہ چیزوں کی قیمت مقرر کی جائے اور کسی ایک چیز کو اشیاء کے تبادلے کا ذریعہ بنا دیا جائے۔ جس سے تمام چیزیں خریدی اور بیچی جا سکیں۔

سوچ بچار کے بعد دانش مند لوگوں کی نظریں جانوروں کی کھالوں پر پڑیں۔ کچھ عرصہ کھالوں کے ذریعے لین دین ہوتا رہا۔ لیکن کھالیں جلد ہی گل سڑ جاتی تھیں اور زیادہ دیر تک کام نہیں دیتی تھیں۔ پھر کوڑیوں کو سکہ بنایا گیا بعد میں لوہے کو سکہ مقرر کیا گیا اور لوہے کے ذریعے خرید و فروخت ہونے لگی۔

اس طریقے سے کافی عرصہ کام چلتا رہا لیکن بعض اوقات لوگوں کو بڑی تکلیف اٹھانی پڑتی تھی اگر کسی کو زیادہ گندم کی ضرورت ہوتی تو لوہے

بوجھ ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا پڑتا ۔ رفتہ رفتہ لوگوں نے اس مشکل کا حل بھی ڈھونڈھ لیا ۔ لوہے ، تانبے اور چاندی کے سکے بنائے گئے ۔ پھر سونے کا سکہ بھی جاری ہوا ۔

اس طرح کاروبار میں آسانی پیدا ہو گئی ۔ جب کاغذ کے نوٹ بنے تو اور بھی زیادہ آسانی ہو گئی ۔ اب آپ ہزاروں روپے کے نوٹ جیب میں ڈال لیجیے اور جہاں جی چاہے چلے جائیے ، بوجھ محسوس نہیں ہوتا ۔ اتنی بڑی رقم یوں بھی دوسروں کی نظروں سے اوجھل رہتی ہے ۔ اس طرح چوروں اور جیب کتروں سے رقم محفوظ بھی رہتی ہے ۔

مشقیں

1 ۔ ان الفاظ کے معنی بتائیے :—

رواج ۔ دقت ۔ تبدیل ۔ عوض ۔ محنت ۔ عذر ۔ ضرورت ۔ ھتھیار ۔ تبادلہ ۔ لین دین ۔

2 ۔ ان محاوروں کو اپنے فقروں میں استعمال کیجیے :—

حوالے کرنا ۔ قبول کر لینا ۔ پیٹ پالنا ۔ خیال نہ

کرنا ۔ مشکل پیش آنا ۔ حیران ہونا ۔ حال سنانا۔
خدا خدا کر کے ۔ مشکل حل ہونا ۔ نظریں پڑنا ۔
کام چلنا ۔ محسوس نہ ہونا ۔ نظروں سے اوجھل
رہنا ۔

3 ۔ پرانے زمانے میں چیزوں کا لین دین کس
طرح ہوتا تھا ؟

4 ۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا چیزوں کے لین دین
کے ذریعوں میں کیا کیا تبدیلیاں ہوتی گئیں ؟

5 ۔ لوہے کے سکے سے کیا تکلیف پیش آئی ؟

6 ۔ لوہے کا سکہ چلنے سے جو تکلیف پیش آئی،
اسے کس طرح دور کیا گیا ؟

7 ۔ روپے پیسے وغیرہ کے سکے چلنے سے ہمیں کیا
کیا فائدے ہوئے ؟

8 ۔ کاغذ کے نوٹوں کا رواج ہونے سے ہمیں کیا
کیا آسانیاں ملیں ؟